



حکیم عبدالحمید



حکیم عبدالحمید ہندوستان کی عظیم شخصیتوں میں سے تھے۔ اُن کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ملک و قوم کی خدمت تھا۔ اُس خدمت کا سلسلہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جاری ہے۔

حکیم صاحب 1908 میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ جب وہ 13 سال کے تھے اُن کے والد حکیم عبدالحمید کا انتقال ہو گیا۔ ہندوستان کا مشہور ”ہمدرد دواخانہ“ انھیں کا قائم کیا ہوا ہے۔ والد کے انتقال کے بعد اس دواخانے کی ذمّے داری کم عمری ہی میں عبدالحمید کے کاندھے پر آ پڑی۔ انھوں نے اپنی محنت اور لگن سے اس چھوٹے سے دواخانے کو بلندیوں تک پہنچا دیا۔ پرانی دہلی کے علاقے لال کنواں میں آج بھی یہ دواخانہ قائم ہے۔ اس دواخانے سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں اور ہزاروں اب بھی فیض اٹھا رہے ہیں۔ یونانی دواؤں کو عام کرنے کے لیے حکیم صاحب نے دوا سازی کی ابتدا کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ”ہمدرد“ میں بننے والی دواؤں کی مانگ دنیا بھر میں ہونے لگی۔

قدرت نے حکیم عبدالحمید کے ہاتھ میں بڑی شفا دی تھی۔ ان کے نبض تھامتے ہی مریض اطمینان اور دلی سکون محسوس کرتا تھا۔ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد میں فراخ دلی سے کام لیتے تھے۔ ہمدرد دواخانے سے انھیں مفت دوائیاں ملتی تھیں۔ حکیم صاحب کی عوامی خدمات صرف دوا علاج ہی تک محدود نہیں رہیں۔ انھوں نے ہندوستانی مسلمانوں کی سماجی اور



تعلیمی پسماندگی دور کرنے کے لیے ”جامعہ ہمدرد“ کی بنیاد ڈالی۔ جس میں اسکول سے لے کر

یونیورسٹی کی سطح تک کی تعلیم کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔ انھوں نے مقابلے کے امتحانوں کے لیے ’ہمدرد اسٹڈی سرکل‘ قائم کیا۔ اس سے فائدہ اٹھا کر بہت سے طلباء سول سروسز یعنی اعلیٰ سرکاری عہدوں کے امتحانات میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ انھوں نے اردو کی ترقی اور علمی ادبی سرگرمیوں کے لیے بستی حضرت نظام الدین اولیاء میں ’غالب اکیڈمی‘ قائم کی۔

حکیم صاحب کے مزاج میں بہت زیادہ سادگی تھی۔ مال و دولت کے باوجود وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتے تھے۔ اس کمرے میں صرف ایک چٹائی، ایک میز، ایک کرسی، ایک ٹیبل لمپ، چند برتن اور ایک صندوق تھا، آرام و آرائش کا کوئی سامان نہ تھا۔ اکثر فخر سے کہتے کہ میرا یہ جوتا پندرہ سال پرانا ہے۔ لباس کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ کھانے پینے میں بھی سادگی برتتے تھے۔ اس سادگی نے ان کی شخصیت کو پُر اثر بنا دیا تھا۔

حکیم صاحب بہت کم بولتے تھے۔ غیر ضروری باتیں بالکل نہ کرتے، جو بات کرتے مکمل اور جامع ہوتی تھی۔ ان کی ذات ”باتیں کم اور کام زیادہ“ کی روشن مثال تھی۔ ایک پروگرام میں لوگوں نے ان سے تقریر کرنے کی درخواست کی۔ حکیم صاحب نے فرمایا ”میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں آج بھی صبح سویرے سے رات گئے تک کام میں مصروف رہتا ہوں۔ کم سے کم نوجوانوں کو میں یہی رائے دوں گا کہ وہ اتنا عرصہ ضرور کام کریں۔“

حکیم صاحب انسانوں کے درمیان تفریق کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا امیر، وہ ہر ایک سے یکساں اخلاق سے پیش آتے۔

ہمدرد کے ملازموں کی ایک بار پکنک ہوئی۔ حکیم صاحب بھی اس پکنک میں شریک تھے۔ بے تکلفی کا ماحول تھا۔ وہ کچھ کھا رہے تھے۔ کھاتے کھاتے اچانک پیچھے کی طرف مڑ گئے۔ معلوم ہوا کہ ان کی پیٹھ ڈرائیور کی طرف ہو رہی تھی۔

انکساری، صبر و قناعت، خود اعتمادی، لگن، محنت اور وقت کی پابندی ان کی شخصیت کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومت ہند نے انھیں ”پدم شری“ اور ”پدم بھوشن“ کے اعزازات سے نوازا۔ حکیم عبدالحمید کا انتقال 22 جولائی 1999 کو ہوا اور انھیں کی قائم کردہ یونیورسٹی جامعہ ہمدرد میں انھیں دفن کیا گیا۔

مشق



عظیم	:	بڑا
جاری	:	لگاتار، مسلسل، برابر
لگن	:	محنت
بلندی	:	اونچائی، بڑائی
فیض	:	فائدہ
شفا	:	بیماری سے صحت
دواسازی	:	دوا بنانے کا کام
نبض	:	کلائی کی وہ رگ جو دھڑکتی رہتی ہے
ابتدا	:	شروعات
عوامی خدمات	:	عام لوگوں کی خدمت
محدود	:	مختصر
پسماندہ	:	چھڑا
پُراثر	:	اثر رکھنے والا
جامع	:	مکمل

یکساں	:	ایک جیسا
بے تکلفی	:	بلا جھجک
اکساری	:	عاجزی، خود کو کم سمجھنا
قناعت	:	تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا، جمل جائے اس پر راضی رہنا
صبر	:	برداشت، ضبط
خود اعتمادی	:	اپنے اوپر بھروسہ
نمایاں	:	ظاہری، عیاں
اعتراف	:	مان لینا، اقرار کرنا، تسلیم کرنا
پدم شری	:	حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا اعزاز
پدم بھوشن	:	حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا اعزاز
اعزازات	:	انعامات

غور کیجیے:



- دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو صرف اپنے لیے ہی نہیں دوسروں کے لیے بھی بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ان کا نام زندہ رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ حکیم عبدالحمید نہ صرف ایک اچھے حکیم تھے بلکہ انھوں نے ملک و قوم کے لیے بھی بہت بڑے بڑے کام کیے۔
- حکیم صاحب ہی کی طرح حکیم اجمل خاں اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری بھی تھے جو پیشے سے تو حکیم اور ڈاکٹر تھے لیکن انھوں نے بھی ملک و قوم کی بھلائی کے لیے بہت سے کام کیے۔

سوچیے بتائیے اور لکھیے:



- 1- حکیم عبدالحمید کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
- 2- حکیم عبدالحمید کا قائم کیا ہوا دواخانہ کہاں ہے؟
- 3- حکیم عبدالحمید نے کس تعلیمی ادارے کی بنیاد ڈالی اور اس میں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟
- 4- حکیم عبدالحمید سے جب لوگوں نے کچھ کہنے کی درخواست کی تو انھوں نے کیا کہا؟
- 5- حکیم عبدالحمید کو کن کن اعزازات سے نوازا گیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پُر کیجیے:



ہمدرد اسٹڈی سرکل نبض دلی سکون دواخانہ ہندوستان مفت سول سروسز

- 1- حکیم عبدالحمید..... کی عظیم شخصیتوں میں سے تھے۔
- 2- ان کے..... تھامتے ہی مریض اطمینان اور..... محسوس کرتا تھا۔
- 3- ہمدرد..... سے انھیں..... دوائیاں ملتی تھیں۔
- 4- انھوں نے مقابلے کے امتحانوں کے لیے..... قائم کیا۔
- 5- اس سے فائدہ اٹھا کر بہت سے طلباء..... کے امتحانات میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

ان لفظوں سے جملے بنائیے:



نبض مفت مصروف اخلاق پنک لگن سادگی

ان لفظوں کے واحد لکھیے:



جمع	شخصیات	مقاصد	خدمات	ممالک	اقوام	غربا	محسوسات	انتظامات
واحد								

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو نقل کیجیے:



● حکیم صاحب انسانوں کے درمیان تفریق کو مٹا دینا چاہتے تھے۔

● وہ ہر ایک سے یکساں اخلاق سے پیش آتے تھے۔

انکساری، صبر و قناعت، خود اعتمادی، لگن، محنت اور وقت کی پابندی ان کی شخصیت کی خوبیاں تھیں۔

ان لفظوں کے متضاد لکھیے:



زندگی	دنیا	بعد	بلندی	سکون	غریب	رات	آج	چھوٹا	کم

حکیم صاحب کے پنک والے واقعے کو اپنے الفاظ میں لکھیے:



نیچے دی ہوئی تصویروں کو اُن کے نام کے ساتھ ملائیے:



ڈاکٹر مختار احمد انصاری



حکیم عبدالحمید



سر سید احمد خاں



حکیم اجمل خاں

